قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا آ رہا ہے ایک نورانی چہرہ کے پیچھے

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل
قادیان ۔ ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

خدا تعالیٰ نے اسبات کے ثابت کرنیکے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں ۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں ۔ تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں ۔ وہ نہیں مانتے ۔

چندہ مقامی خریداران ۴ روپیہ
چندہ غیر ممالک سے سات روپے ۷ ما

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے ۔ اور وہی مسیح موعود ہے ۔
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۴ء مطابق ۲۵ شوال ۱۳۳۲ھ نمبر ۴

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت رو بہ صحت ہے ۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ مبارک وقت لائے ۔ کہ ہم وہی معارف و حقائق قرآن آپ کی زبان کوثر نشان سے سنیں ۔

۲ ۔ مدرسہ احمدیہ ۱۵ ستمبر سے کھل گیا ہے ۔ اب دونوں سکولوں کی پڑھائی باقاعدہ شروع ہے ۔ درس کا وقت طلباء کے لئے بالکل خالی ہونا چاہیئے ۔ اور اس میں کسی قسم کی پڑھائی یا کوئی دوسرا شغل مخصوص طلباء کے لئے نہیں چاہیئے ۔

۳ ۔ بارش ہو گئی ہے ۔ جس سے موسم کسی قدر سرد ہو رہا ہے ۔ مہمانوں میں سے شیخ محمد شفیع صاحب لدھیانوی ۔ حافظ عبد المجید صاحب منصوری اور ان کے ایک بھائی ۔ میاں فضل الٰہی ڈپٹی انسپکٹر دہلی ۔ کئی اور احباب آئے ۔

تازہ خبریں

آسٹریلیا کا طرز عمل ۔ آسٹریلیا کا جدید وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے ۔ کہ جب تک جنگ جاری رہیگی ۔ آسٹریلیا برابر انگلستان کا ساتھ دیگا ۔ لیبر پارٹی کا طرز عمل بھی سابقہ وزارتوں کے مطابق ہوگا ۔

ہز ہائینس آغا خان لنڈن میں ۔ لنڈن ۱۳ ستمبر ہز ہائینس آغا خان جنوبی افریقہ سے (لنڈن میں) پہنچ گئے ہیں ۔ آپ نے گورنمنٹ ہند کو اپنے ذرائع آمدنی اور ذاتی خدمات پیش کی ہیں ۔

پاپائے روم صلح کیلئے جان دینے کو تیار ہیں ۔ پاپائے روم نے ایک فرمان کے ذریعہ سے صلح کے لئے سرگرم اپیل کی ہے ۔ آپ لکھتے ہیں ۔ کہ اس عظیم جنگ کا خاتمہ کرنے کیلئے اپنی جان دینے کے لئے تیار ہوں ۔

جنرل جافرے کا پیغام ۔ جنرل جافرے نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے ۔ ہماری فتح اور زیادہ مکمل ہوتی جاتی ہے ۔ دشمن ہر جگہ پسپا ہو رہا ہے ۔ اور سامان حرب اور قیدی چھوڑتا گیا ہے ہماری فوج کامیابی کے نشہ میں پوری سرگرمی کے ساتھ دشمن کا تعاقب کر رہی ہے ۔ گورنمنٹ اپنی فوج پر فخر کر سکتی ہے ۔

جرمن سپاہ آسٹریوں کی مدد کے لئے پہنچ گئی ۔ ۱۲ ستمبر ۔ آج جرمن مقام گرووڈک میں (جو لمبرگ سے پندرہ بیس میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے) آسٹروی سپاہ کی مدد کے لئے پہنچ گئے ۔

سروی سپاہ ابھی کامیابی کے ساتھ جارحانہ کارروائی کر رہی ہے

جاپانی جرنیل روس میں ۔ ایک جاپانی جنرل عنقریب روسی ہیڈ کوارٹر کے سٹاف میں شامل ہوگا ۔

جرمنی کی شکست کا اثر اٹلی پر ۔ جرمنی کے فرانس میں شکست تسلیم کرنے کا اٹلی پر بہت اثر پڑا ہے ۔

انگریزی فوج کا نقصان ۔ دریائے ہکیس کی لڑائی میں ہمارے ۸ ہلاک اور ۸۷ زخمی ہوئے ۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر پبلشر و پرنٹر کیلئے شائع ہوا)

جرمن والوں کی پسپائی۔ لنڈن ۱۲ ستمبر۔ فرانسیسی فوج نے سوسن اور نیول پر قبضہ کرلیا ہے۔ جرمنوں نے نینسی کو چھوڑ دیا ہے۔

۱۳ ستمبر جرمن نینسی کے علاقہ کو چھوڑ رہے ہیں۔ برطانوی اور فرانسیسی افواج ان کا تعاقب کر رہی ہیں۔ اور وہ بندوقیں وغیرہ چھوڑتے جا رہے ہیں۔ راستہ میں فوج کو جرمن کمان افسر کا ایک حکم فوجوں کو آخری دم تک لڑاتے کا ملا۔ کیونکہ اس لڑائی کی فتح اور شکست کا آئندہ پر بہت اثر تھا۔

آسٹریوں کو پولینڈ میں شکست۔ شملہ ۱۴ ستمبر روسیوں نے آسٹریوں کو شکست فاش دی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آسٹرین روسیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ۱۰ ستمبر کو ٹوموشیو پر قبضہ کر لینے سے معلوم ہوا۔ کہ روسیوں آسٹریوں کو بہت پیچھے ہٹا دیا ہے۔

روس کی فتح۔ آج روس کی نمایاں فتح کی خبر ملی ہے۔ جس میں ۳۰۰۰۰ ہزار آسٹروی قیدی اور کئی سو بندوقیں اس کے ہاتھ آئیں۔

اطالیہ اور جنگ

اٹلی کی اجتماعی فوج مکمل ہو گئی ہے۔ جرمن نے اپنے دستوں کو بلجیم سے آسٹریوں کی مدد کے لئے پیچھے ہٹایا۔ لیکن آسٹریا روس اور سرویا کے مقابلہ پر لاچار ہو گیا ہے۔ اٹلی اس کوشش میں ہے کہ ٹرینٹ اور ٹرینسٹ کو اپنے قبضہ میں لے لے۔ جرمن کی کمک آسٹریا کو بچانے کے لئے اور روس کو پریشان کرنے کیلئے بہت دیر سے پہنچی۔

برطانیہ کی بحری طاقت بڑھ رہی ہے

لنڈن ۱۲ ستمبر

مسٹر وٹسن نے بیان کیا۔ کہ آئندہ ۱۸ ماہ کے عرصہ میں ہمارے جہاز دوگنے ہو جائیں گے۔ اور کروزر جرمنی سے چار گنا ہو جائیں گے۔

مسٹر چرچل کا بیان

نام نہاد بحرہ جرمن میں اس وقت جرمنی کا ایک بھی جنگی جہاز موجود نہیں۔ بحری طاقت کی حالت بھی اس وقت پہلے سے بہت اچھی ہے۔

بحری طاقت کی طرف سے سب کو مطمئن رہنا چاہئے کہ وہ ہمارا بحری تفوق قایم رکھے گی۔ اب ہمیں صرف اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ایک عظیم فوج تیار کریں۔ اور اس جنگ کو ختم کرنے کا سب سے زیادہ موثر طریق یہ ہے۔ کہ ہم [illegible] عظم یورپ کی سرزمین پر کم از کم دس لاکھ فوج اتار دیں۔ اور اس کی طاقت اسی پیمانہ پر قایم رکھیں۔

ایک جرمن جزیرے پر انگریزی قبضہ

نائب امیر البحر سر جارج پیٹی کے آسٹریلوی دستہ نے بلا مزاحمت مقام ہربرٹ شوہے پر یونین جیک نصب کر دیا ہے۔ (یہ مقام مجمع الجزائر بسمارک کے ایک جزیرہ میں ہے۔ جو نیوگنی کے مشرق میں واقعہ ہیں) بحری فوج زیر کمان جنرل بیرسفورڈ دشمن کے علم کے بغیر علی الصباح ساحل سمندر پر اتری۔ بے تار پیام رسانی کے سٹیشن کو تباہ کرنے میں انہیں سخت دقت پیش آئی۔ کیونکہ جرمن سپاہ نے پرخار علاقہ میں جہاں سرنگیں بھی بچھی ہوئی تھیں چار میل تک ان کا خوب مقابلہ کیا۔ سٹیشن سے پانچسو گز کے فاصلہ پر جو جرمن افسر مورچوں کی کمان پر تھے۔ انہوں نے بلا شرط ہتھیار رکھ دیئے توپیں خشکی پر اتار دی گئیں۔ اور سٹیشن پر قبضہ کرنے کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں۔ ہمارے لفٹننٹ کمانڈر ال ول اور آسٹریلیا کے بحری ریزرو کے دو سپاہی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ جرمن نقصانات کا علم نہیں ہوا۔ ۳۷ جرمنی قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔

آسٹریلیا والوں نے ۱۸ گھنٹے کی لڑائی کے بعد ہربرٹ شوہ کے وائرلس اسٹیشن بے تار پیام رسانی کا سٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ہربرٹ شوہ اور رابول میں فوجی جمعیت متعین کر دی ہے۔ دو اور ملاح مارے گئے۔

روسیوں کی کامیابی

روسیوں نے توماز وف (پولینڈ) پر قبضہ کر لیا ہے۔ توماز وف اور راوا روسکا (آسٹریا) کے مابین جو آسٹروی فوج مصروف پیکار تھی۔ اس کے بائیں بازو کو منقطع کر دیا ہے۔

گرادک کی جنگ میں کاسکوں کی تین رجمنٹوں نے ہنگری کی ۹ رجمنٹوں کو شکست فاش دی۔ اور دو کا تو ایسا صفایا ہوا۔ کہ ۳۰۰ آدمی باقی بچے۔

روسیوں نے دشمن کے ۳۰ ہزار سپاہی قید کئے ہیں اور کئی سو توپیں ان کے ہاتھ آئی ہیں۔

آسٹریا کی پہلی فوج کے تین سو افسر اور ۲۸ ہزار آدمی کام آئے۔ اس کے علاوہ ان کی چار سو توپیں ہاتھ آئیں۔ آسٹریا کی دوسری فوج کے پانچسو افسر اور ۴۰ ہزار سپاہی کام آئے۔ اور مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روسیوں نے کل ایک لاکھ آسٹریوں کو قید کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روسی فوج دائنا پر دھاوا کر رہی ہے۔

جرمنوں کی مزید پسپائی

شائع کیا گیا ہے کہ ہمارے میسرہ پر جرمنوں کی عام پسپائی جاری ہے۔ اور متحدہ سپاہ ان کا تعاقب کرتی ہوئی زیریں ایسنی تک پہنچ گئی ہے۔ اسی طرح قلب میں بھی دشمن پسپا ہو رہا ہے۔ ادھر ہماری سپاہ دریائے مارن کو مقامات اپرنے اور وٹری لی فرنکو کے درمیان عبور کر گئی ہے ہمارے میمنہ کی طرف آج دشمن نے نینسی کے نواح کو خالی کر کے پسپا ہونا شروع کر دیا ہے۔ پانچ روز کی مسلسل جنگ کی تکان کے باوجود ہم نے مقام لونی ول پر پھر قبضہ کر لیا ہے اور دشمن کی عام پسپائی میں اس کا تعاقب کیا ہے۔ یہ پسپائی اس کی سابقہ پیشقدمی کی نسبت نہایت سرعت سے عمل میں آ رہی ہے کہ ہماری افواج کو جرمنوں کے ہیڈکوارٹرز میں خصوصاً بمقام مونٹ میریل نقشے دستاویزیں سرخ کے کاغذات نیز چٹھیاں اور پارسل جو موصول ہوئے تھے۔ یا ڈاک میں جانے والے تھے۔ دستیاب ہوئے ہیں ہر مقام پر خصوصاً فرد میئر میں دشمن اپنی باڑیاں ہا ڈٹمرز توپیں اور گولی بارود کی بہت سی گاڑیاں چھوڑ گیا ہے۔ جو قیدی ہاتھ آئے ہیں۔ وہ نہایت تباہ و خستہ حالت میں دل شکستہ اور فاقہ مست ہیں۔ گھوڑوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔

سترہ روز کی جنگ کا خاتمہ

لنڈن ۱۳ ستمبر گلیشیا میں سترہ روزہ جنگ اختتام پذیر ہو رہی ہے۔ دشمن تعداد میں دس لاکھ سے زیادہ تھا۔ اور اس کے پاس ۲۵۰۰ توپیں تھیں۔ روسیوں کو عظیم کامیابی حاصل ہوئی۔ اور گولی و بارود کی کثیر مقدار روسیوں کے ہاتھ آئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان - دارالامان - ۷ ستمبر ۱۹۱۴ء

اب بھی مان لو کہ تا نجات پا جاؤ

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا"

یہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ جو اُس نے اپنے ایک بندے پر تیس سال کا عرصہ گذرا۔ کہ نازل فرمایا تھا۔ پھر اس کے بعد دنیا نے آجتک جو نظارے خدا کی قدرت نمائی کے دیکھے ہیں۔ وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ وہ اس کی طرف سے ہے۔ اسقدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو اُن کی بھی اُن سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا۔ اور شیطان کا مع اپنی تمام ذرّیت کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں۔ وہ نہیں مانتے۔ اور محض افتراء کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے۔ مگر خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے۔ یہاں تک کہ وہ کمال تک پہنچ جاوے۔ خدا نے قرآن شریف میں ایک جگہ پہلے سے ہی یہ فرما رکھا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں مذاہب کے جنگ ہوں گے۔ اور دریا کی لہروں کی طرح ایک مذہب دوسرے مذہب پر گریگا۔ تا اس کو نابود کر دے اور لوگ اس جنگ میں مشغول ہوں گے۔ کہ اس فیصلہ کے کرنے کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اسکا نبی ہوگا۔ جو اس کی آواز پاکر اسلام اور توحید کی طرف لوگوں کو دعوت کریگا۔ پس اس آواز کے ساتھ خدا تمام سعیدوں کو ایک جگہ جمع کر دیگا تب کوئی اسلام سے محروم نہیں رہیگا۔ مگر وہی جس کو شقاوت ازلی نے روک رکھا ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ یہ وہی دن ہیں۔ جو خدا کے دن کہلاتے ہیں۔ اللہ کا نبی فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے دنیا پر اترا۔ مگر یا حسرةً علی العباد ما یأتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ یعنی بندوں پر افسوس کہ کوئی رسول بھی ان کے پاس ایسا نہیں آیا۔ جس سے انہوں نے ٹھٹھا نہیں کیا۔ گو خدا تعالےٰ نے ہزارہا نشان اپنے مرسل کی صداقت میں ظاہر فرمائے ہیں۔ اور اپنے بندے کی سچائی روز روشن کی طرح دنیا پر ظاہر کر دی ہے۔ تا لوگ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں۔ مگر دنیا نے خدا کے اس رسول سے جو سلوک کیا کوئی پوشیدہ امر نہیں۔ اس کے خلاف جھوٹے مقدمے کھڑے کئے گئے۔ تا وہ ذلیل ہو جاوے۔ اور اس کا سارا کاروبار ٹوٹ جاوے۔ پر اللہ تعالےٰ کے کام بندوں سے نہیں رک سکتے۔ آخر وہی ہوا۔ جو خدا کو منظور تھا۔ جو کوئی بھی مولوی اس کے خلاف کھڑا ہوا۔ اسنے منہ کی کھائی اور انی مھین من اراد اھانتک کے وعدہ کے مطابق خدا کے نبی کی ذلت چاہتا ہوا خود ذلت کے گڑھے میں گر کر فی النار والسقر ہوا فاعتبروا یا اولی الابصار۔ غرض اللہ تعالےٰ نے اپنے بندے کی ہر طرح مدد کی۔ اور اُسے ایسے وقت میں اپنی طرف بلایا جب۔ وہ اس کام کو جس کے لئے وہ دنیا میں آیا تھا پورا کر چکا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس کے وصال کے بعد بھی اس کے سلسلے کو بغیر مدد کے نہیں چھوڑا۔ بلکہ وقتاً فوقتاً ایسے نشان ظاہر فرماتا رہا ہے۔ جن سے اس کے مسیح کے لگائے ہوئے باغ کی پوری طرح آبپاشی ہو۔

چنانچہ ان ہی دنوں میں جو اس نے موجودہ جنگ کے متعلق میں ایک نشان ظاہر فرمایا ہے۔ اس کے متعلق ہم اپنے کسی پچھلے نمبر میں وضاحت کے ساتھ لکھ چکے ہیں اس جگہ اس کے متعلق صرف وہ کلمات درج کر دیئے جاتے ہیں۔ جو پہلے نمبر میں بخوف طوالت درج نہیں کئے جا سکے۔ حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ میں فرماتے ہیں ؂

"یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اسقدر تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے

زیادہ مصیبت کا منہ دیکھوگے۔ اَے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اَے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اَے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ مگر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں! کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"۔

یہ ہے وہ عبارت جو حضرت مسیح نے آج سے کئی سال پہلے وحی کے ذریعہ سے اطلاع پاکر دنیا میں مشتہر کی۔ تا دنیا پیش آنے والے مصائب سے توبہ کے ذریعہ اپنے آپ کو بچائے۔ مگر اس وقت اسے ایک دیوانے کی بڑ سمجھا گیا۔ اور اس پر تمسخر اڑایا گیا۔ اے دنیا میں غفلت کی نیند سونے والو! سنو۔ اب بھی وقت ہے۔ خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جاوے۔

درس قرآن شریف کے نوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ چار روپے میں آپ کو دفتر الفضل قادیان سے مل سکتے ہیں۔ حجم ۴۰۰ صفحے۔

اضطراب مشتاق بزبان اشتیاق

نہ دیکھا چہرۂ جاناں ادھر جھانکا ادھر جھانکا
مزاج اچھا تو ہے جانِ جہاں محبوبِ دوراں کا

نہایت مہربانی۔ بلکہ الفت کی نشانی تھی۔
ہمارے زخم دل پر بھی لگا دیتے اگر ٹانکا۔

کہیں دنیا نہ پامالِ خرامِ ناز ہو جاوے
سُنا ہے سیر کرنے آج نکلے گا مرا بانکا

نصیبِ دشمناں یا رب ملالِ جانِ عالم ہو
سنیں پھر اس زباں گوہر فشاں سے درس قرآں کا

بیمار رہتا ہے محشر آج کل جو کوئی جاناں ہیں
یہ ہے ڈالا ہوا فتنہ سبھی اک فتنہ ساماں کا

اسی پر وار جس نے ہاتھ میں تلوار دی تیری
جزاک اللہ یہی بدلہ ہوا کرتا ہے احساں کا

بہت جز بز ہوئے لیکن نہ کچھ بھی کر سکے آخر
خدا کے کام کو روکے یہ ہے کیا مقدور انساں کا

بہت نزدیک ہے وہ روز۔ روزِ امتحاں یعنی
ابھی سے چاہئے کرنا تہیا عید قرباں کا

معلم نے پڑھایا تھا بہت محنت سے بچوں کو
مگر حصہ نہ پایا بعض نے کچھ خوف یزداں کا

مزاجِ لاابالی خالق فطرت سے پایا ہے
نہ میں منت کشِ دوراں۔ نہ میں ممنون انساں کا

کئی دن سے خلش ہوتی ہے پائے شوق میں اکمل
مری چھالوں کو چبھ کا پڑ گیا خارِ مغیلاں کا

احمدی قوم کا ایک اہم فرض

اسوقت ہر طرف جدہر نظر ڈالو۔ جنگ شروع ہے اگر دنیاوی سلطنتوں میں تسخیر ملکی کی ہوس موجزن ہے۔ تو دینی بادشاہت میں بھی یہی حرص لگی ہوئی ہے۔ ہر مذہب دوسرے مذہب پر اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ کیا اسلام کیا ساتن دہرم اور کیا آریہ سماج اور کیا عیسائیت سب اس کشمکش میں ہیں۔ کہ ایک دوسرے پر غالب ہو جائے۔ مگر تعجب ہے کہ سب ملکر اسلام کے مقابلہ پر تلے ہوئے ہیں۔ اور یہ بہت ہی کم ہوتا ہے کہ دو دوسرے مذاہب کا آپس میں مقابلہ ہو۔ اسلام پر زبانی بھی اور تحریری بھی حملے ہو رہے ہیں۔ پھر جب اسلام پر ایسی مصیبت کا وقت ہے۔ اور دشمنان دین نے اس کے نیست کرنے میں کوئی کوشش نہیں اٹھا رکھی۔ تو ہماری رگ حمیت کیوں جوش میں نہیں آتی اور پھر وہ قوم جو غیرت نفس میں دوسروں پر فضیلت رکھنے کی مدعی ہو۔ کسطرح اس جارحانہ حملہ کو برداشت کر سکتی ہے۔ ایک بہادر سپاہی جسکے پاس ہتھیار اعلیٰ اور تیز ہوں۔ کسطرح دیکھ سکتا ہے کہ اس کے سامنے ڈاکو خزانہ لوٹ کرلے جائے۔ احمدی قوم کو تو اللہ تعالیٰ نے وہ میگزین دیا ہے۔ اور وہ اوزار بخشے ہیں۔ کہ دشمن کا سامنے ٹھہرنا تو درکنار مقابلہ پر آہی نہیں سکتا پھر حیف ہے اس سپاہی پر جس کے پاس اتنا سامان ہوتے ہوئے بھی اُس کی آنکھوں کے سامنے گھربار کو دشمن لوٹے اسوقت احمدی قوم کو چاہئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرے۔ اور اپنے ہتھیاروں کو تیز کرے۔ وہ قوم جس کے ہتھیار کند اور زنگ آلودہ ہوں۔ وہ اب دشمن کے براں کو توڑ سکتی ہے۔ اسوقت احمدی مرد وزن کا فرض ہے۔ کہ وہ اٹھے اور اس میگزین سے فائدہ اٹھائے۔ اور اپنے آپکو اسلام کا سپاہی بنائے اور اپنے دعویٰ کو سچا کرکے دکھلائے۔ اسوقت حق جوئی کیطرف اللہ تعالےٰ نے طبائع کو متوجہ کر دیا ہے۔ لیکن اب ضرورت ہے کہ احمدی قوم مبلغ کی صورت میں نکلے اور حق لوگوں تک پہنچا دے اور یہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ کہ لوگ حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ کریں تاکہ اشاعت اسلام میں مدد بھی ملے اور دل پر جو سیاہی جمی ہوئی ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ اور قوم اپنے نیک نمونہ سے دنیا کو کھینچ لے۔

قرآن شریف کا ربط

قرآن شریف کی ترتیب کا عجیب طرز ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس پر غور نہیں کرتے۔ اس لئے غلطیوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بڑے بڑے عالم اور فاضل لوگ بھی قرآن شریف کے کلام الہٰی ہونے سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ اور جو انکار کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ انہیں اس کے پڑھنے میں لطف اور مزا نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اس میں تدبر نہیں کرتے۔ قرآن شریف کے احکام اور باتوں میں بظاہر موٹی نظر رکھنے والوں کو کوئی ربط معلوم نہیں ہوتا۔ اور ان کو پڑھتے وقت سخت حیرت ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا میں ہم سب لوگ دیکھتے ہیں۔ کہ جس شخص کے کلام یا تحریر میں انتظام اور ربط نہ ہو۔ اس کو پاگل کہا جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا کلام ہو۔ اور پھر اس میں ربط نہ ہو۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ عام لوگ جب مولویوں سے قرآن شریف کے ربط کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تو وہ کہدیتے ہیں۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کے متعلق ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے۔ کہ اس میں ربط نہیں۔ پس چونکہ عام لوگوں کو خود سمجھ نہیں ہوتی۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ محض اسی وجہ سے کئی ایک لوگ قرآن شریف کے کلام الہٰی ہونے سے انکار کر دیتے ہیں۔ میں یہاں قرآن شریف کی دو آیتوں کا آپس میں ربط بتاتا ہوں۔ جس سے ثابت ہو جائیگا۔ کہ اگر لوگ غور اور تدبر سے کام لیں۔ تو کبھی بھی انہیں اس قسم کے شکوک اور شبہات پیدا نہ ہوں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○

ان آیات کو پڑھ کر ظاہر بین اور سطحی نظر رکھنے والے انسان تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ پہلے تو مصائب اور آلام میں صبر کرنے والوں کا ذکر ہے۔ اور پھر حج کے احکام کا اور صفا اور مروا کا ذکر شروع ہو گیا ہے۔ اسطرح کیوں ہوا ہے۔ لیکن غور کرنے والوں کو یہ آیات پڑھ کر صرف اسی بات پر ایمان نہیں ہوتا۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے بلکہ وہ ان سے حظ اٹھاتے ہیں۔ اور ان پر عجیب علوم کھلتے ہیں۔ یہاں خدا تعالےٰ نے صبر کا ذکر کر کے دوسری آیات میں اس کا ثبوت دیا ہے۔ اور یہی قرآن شریف کی دوسری کتابوں کی نسبت اعلیٰ اور عجیب بات ہے۔ کہ جس بات کا دعویٰ کرتا ہے۔ ساتھ ہی اس کا ثبوت بھی دیتا ہے۔ باقی الہامی کتابوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ توریت سوائے اس کے اور کچھ نہیں بتاتی۔ کہ خداوند۔ خدا یوں فرماتا ہے۔

یہاں چونکہ خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ صابرین کا اللہ مددگار ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت بھی ہونا چاہیئے تھا۔ اور وہ یہ دیا ہے۔ کہ یہ جو حج ہوتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے تم صفا اور مروا کا طواف کرتے ہو۔ اس میں غرض یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ لوگوں کو یہ بتاتا ہے کہ دیکھو ہماری طرف سے اپنے ایک بندے کو اشارہ ہوا تھا۔ کہ اس جگہ بیوی اور بچے کو چھوڑ جاؤ۔ اور وہ چھوڑ گیا تھا۔ اس وقت بیوی نے پوچھا۔ کہ مجھے یہاں کس کے حکم سے چھوڑتے ہو۔ تو اس نے کہا۔ کہ خدا کے حکم سے اس نے کہا۔ کہ اب مجھے کوئی ڈر نہیں ہے۔ جاؤ میں بڑی خوشی سے یہاں رہوں گی۔ دیکھو ایک مرد کا اپنی بیوی اور بچے ایسی عزیز چیز کو تن تنہا سنسان اور بیابان جنگل میں بغیر کسی معین و مددگار کے چھوڑنا اور پھر عورت کا شیرخوار بچہ سمیت کسی خوف و حزن کا اظہار نہ کرنا ایک ایسے صبر کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس میں انہیں خوف بھوک کی تکلیف برداشت کرنی پڑی۔ اور مال جان اور ثمرات کا نقصان اٹھانا پڑا۔ یہ ان کے لئے کچھ آزمائشیں تھیں مگر دیکھو۔ کس استقلال اور مضبوطی سے انہوں نے ان کو برداشت کیا۔ اور اپنے اعلےٰ درجے کے صبر کا ثبوت دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس واقعہ کو یاد رکھنے اور اس خاوند۔ عورت اور بچے کے قرب الہٰی کی یاد دہانی کرانے کے لئے حج رکھا گیا۔ جو زبان حال سے اس واقعہ کو پکار رہا ہے کہ ان کی باتیں ایسی قبول اور منظور خدا ہوئیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو سید ولد آدم اور خاتم الانبیاء تھے۔ ان کو بھی حکم ہوتا ہے۔ کہ ان مقامات پر ساعی کرو پھر سب خلفاء۔ اولیاء۔ مجددین۔ مامورین کو حکم ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان صبر کرنے والوں سے خدا تعالےٰ کے پیار کو یاد دلایا جائے۔ تاکہ یہ اس بات کا ثبوت ہو۔ کہ جو صبر کرنے والے ہوتے ہیں۔ خدا ان کو کبھی ضایع نہیں کرتا۔ بلکہ ہر طرح سے ان کا کفیل ہوتا ہے

قرآن شریف کے اس ربط اور ترتیب کو دیکھ کر کون ہے۔ جو اس کے کلام الہٰی ہونے پر بے اختیار شہادت دینے کے لئے مجبور نہ ہو جائے لیکن سرسری طور پر قرآن شریف کو پڑھنے والا کبھی ان قرآنی نکات اور معارف کی تہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے وہ ہر ایک شخص جو قرآن شریف کے ربط کی وجہ سے اس کے کلام الہٰی ہونے سے انکار کر چکا ہے۔ یا جس کے دل میں ایسے شکوک ہیں۔ وہ غور اور فکر سے کام لے۔ اور دعا مانگے۔ تاکہ خدا تعالیٰ اس کو قرآن شریف کی سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں کلام الہٰی کے سمجھنے کے لئے ایک اور اصل بھی بیان فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ لا یمسہ الا المطہرون۔ مگر چونکہ یہ آیت کریمہ اپنے وسیع معنوں کے لحاظ سے ایک الگ مضمون کو چاہتی ہے۔ اس لئے انشاءاللہ آئندہ کبھی لکھا جائیگا۔

نومبائعین

ایک صاحب رئیس اٹاوہ۔ (۲) حبیب اللہ صاحب لودہران۔ (۳) امام الدین صاحب کچھیلا (حیدر آباد سندھ) (۴) ایک اور از اٹاوہ۔ (۵) مسماۃ راج بی بی اہلیہ امام الدین صاحب کچھیلا۔ سندھ۔ (۶) حکیم چراغدین صاحب ڈیرہ بابا نانک (۷) غلام حسن صاحب ملتان۔ (۸) والدہ مولوی محمد الدین صاحب رعیہ۔ (۹) رشید احمد صاحب شام چوراسی۔

(۱۰) میاں فیض احمد صاحب زمیندار مرور والہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ (۱۱) غلام علی صاحب معرفت مولوی فیض الدین صاحب امام جامع مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ

جنگ کے متعلق دلچسپ واقعات

گوبن اور بریسلا

رائٹر کی جنگی خبریں

گوبن اور بریسلا نامی جہازوں کو دردانیال تک پہنچ کر ساکت ہو گئی تھیں۔ اور ان کی قسمت کے آخری فیصلہ سے تاحال ہم کو علم نہ تھا پائونیر کے مصری نامہ نگار نے اس معمہ کو حل کرنے کی بجائے اُسے اور پیچیدہ کر دیا۔ کہ گوبن دوسرا حمیدیہ بن رہا ہے اس کے تین دفعہ ڈوبنے اور جزیرہ قبرس پر گولہ باری کرنے کی خبر ہے۔ مگر خدا بھلا کرے لنڈن ٹائمز کا کہ اس کی آمد نے حقیقت کے منہ سے پردہ اٹھا دیا۔ اور ہمیں بتا دیا ہے۔ کہ ترکی حکومت نے ہر دو جرمن جہازوں کو خرید کر گوبن کا نام سلطان سلیم۔ اور بریسلا کا نام مدلی رکھ کر امیر البحر اے۔ ایچ لمپس کے زیر کمان دیدیا ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ان جہازوں کو روس کے خلاف استعمال کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ ان جہازوں کے جرمن ملاحوں اور افسروں کو حکومت رومانیہ کی اجازت سے براہ رومانیہ جرمنی بھیجنے کا فیصلہ ہوا ہے۔

یہ خبر جہاں ہم کو اس امر سے آگاہ کرتی ہے۔ کہ جزیرہ مدلی کی یاد اور یونانی حکومت سے عناد کی آگ ابھی ترکی دلوں میں تازہ اور موجود ہے۔ وہاں امیرالبحر لمپس کی کمان سے یہ اطمینان بھی ہوتا ہے۔ کہ ٹرکی و برطانیہ کے تعلقات خوشگوار اور پسندیدہ ہیں۔ اور اگر برطانیہ عظمیٰ نے سلطان عثمان اور رشادیہ بھی بعد از جنگ ترکی کو واپس دیدیا۔ تو ترکی بحری طاقت میں ایک نمایاں اضافہ اور قابل اطمینان ترقی ہو جاویگی۔

خون کی ندیاں

ٹائمز آف لنڈن کا خاص نامہ نگار برسلز سے لکھتا ہے۔ کہ ریچ کا خادم اپنی خونریزی کے لئے اپنی نظیر آپ ہے۔ پورٹ آرتھر کا محاصرہ اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ لڑائی کے مقام سے خاصے فاصلے پر بہنے والی ندیاں خون سے آلود دکھائی دیتی تھیں۔ مسٹر ماڑانوف وزیر خارجہ روس کی ایک تحریر قبل از جنگ بلفظ ذیل الفاظ قابل غور ہیں وہ لکھتے ہیں "اگر جنگ یورپ وقوع میں آئی۔ تو خون کی ندیاں بہ جائینگی"۔ ان ہر دو حوالجات کو اگر رودبار انگلستان کے کنارہ پر سرزمین فرانس و بلجیم میں ہونے والی خونریز جنگوں اور بھاری نقصان جان کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ تو خدا کے اس کلام کی صداقت پر مہر لگتی ہے۔ جو آج سے کئی برس پہلے خدا کے مسیح پر ظاہر ہوا۔ اور جو

"نالیاں خون کی چلیں گی جیسے آب رودبار"

جرمنوں کی پسپائی

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ کل بھی دشمن کی پسپائی جاری رہی۔ ۱۵۰۰ سپاہیوں کے علاوہ کئی معمولی اور میکسیم توپیں اور باربرداری کی بہت سی مقدار انگریزوں کے ہاتھ آئی۔ دشمن کسی قدر بے ترتیبی کے ساتھ سائسنز کے مشرق کی طرف سرعت کے ساتھ پیچھے ہٹ رہا ہے۔

پیدل سپاہیوں کی بہت سی لاشیں جھاڑیوں میں چھپائی ہوئی دستیاب ہو رہی ہیں۔ جہاں انہیں جرمن جلدی میں چھوڑ گئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے پسپائی کے وقت دیہات کو بھی لوٹا۔ نیز مخموری کے بعض اوقات سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمن سپاہ حوصلہ ہار چکی تھی۔ بہرحال ان کا تعاقب نہایت سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔

۱۲ ستمبر۔ بیمنٹ کی طرف بھی مسلسل کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ دریائے مارن کے شمال کی طرف اور سائسنز اور کیمپین کی جانب ہماری پیشقدمی جاری ہے جرمن گولی بارود اور ذخائر کی بہت سی مقدار اور بہت سے قیدی اور زخمی چھوڑ گئے ہیں۔ ایک اور جھنڈا ہمارے ہاتھ آیا۔ برطانوی فوج نے بہت سا سامان اور گیارہ توپیں اور ۱۳۰۰ اور ۱۵۰۰ کے درمیان قیدی گرفتار کئے ہیں۔ متحدہ سپاہ نے نہ صرف جرمنوں کی پیشقدمی کو روک دیا ہے۔ جیسے وہ غالباً تصور کرتے تھے۔ بلکہ دشمن کو ہر ایک مقام پر پسپا ہونا پڑا ہے۔

مسٹر ولیم میکسویل نے فرانس سے تار دیا ہے۔ کہ جرمنوں کا اب صحیح سلامت اپنے ملک میں پہنچ جانا اعجاز سے کم نہ ہوگا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اب پیرس کا محاصرہ نہیں ہو سکتا۔

۱۰ ستمبر۔ محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہماری فوج دریائے اورس کو عبور کر گئی ہے۔ اور کچ سرعت کے ساتھ دشمن کا تعاقب کر رہی ہے۔ دو سو جرمن قیدی ہمارے ہاتھ آئے ہیں۔ متحدہ سپاہ کے رسالے گذشتہ شب کو سابیننز اور فمس کے درمیان تھے۔ اور دشمن وڑی کے شمال کی طرف پسپا ہو رہا تھا۔ فرانسیسی سپاہ نے توپخانہ کے ایک کورز کو گرفتار کر لیا ہے۔ ہمارے آبھائے پرواز رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ دشمن نہایت سرعت کے ساتھ پیچھے ہٹ رہا ہے۔

چار روزہ جنگی کارروائی

جرمنوں کا میسرہ ۱۰۔۹ حال سے بے ترتیبی سے پسپا ہو رہا ہے۔ اور متحدہ سپاہ اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ ۱۰ اور ۱۱ ستمبر کو ۶ ہزار قیدی اور ۱۵ توپیں ہمارے ہاتھ آئی ہیں۔ فرانس کے میسرہ جیش نے ۱۲ ستمبر کو ۱۸۰ توپیں گرفتار کیں۔ میوز کے مغربی محاذ سے دشمن سب جگہ پیچھے ہٹ رہا ہے۔

برطانوی سپاہ نے فرانسیسی رسالوں کی مدد سے دشمن کی عظیم جمعیت کو باقی فوج سے منقطع کر دیا۔ اور ۶ ہزار قیدی اور ۱۵ توپیں ان کے ہاتھ آئیں۔

فرانسیسی فوج مقامات سائینسز اور لونی ول پر قابض ہو گئی ہے۔ جرمنوں نے نینسی کے نواح کو بھی خالی کر دیا ہے۔ رپورٹ پہنچی ہے۔ کہ بلجیمی سپاہ نے ان جرمنوں کو جو یودین اور برسلز کے درمیان مقام کورٹن برگ پر قابض تھے۔ تہ تیغ کر دیا۔ انٹورپ کے جنوب مشرق میں لڑائی جاری ہے۔ جس کا ہنوز کچھ نتیجہ نہیں نکلا۔

جرمنی اور بلجیم

۱۲ ستمبر۔ دشمن نے صوبجات انٹورپ اور لمبرگ کو قریباً سب جگہ خالی کر دیا ہے بلجیمی سپاہ ٹرمونڈ پر دوبارہ قابض ہو گئی ہے۔ جس کے گرد و نواح میں جرمنوں کو لڑائی میں سخت نقصان اٹھا کر بھاگنا پڑا۔ بلجیم کی میدانی سپاہ نے انٹورپ کی طرف سے جرمنوں پر چار جانب حملہ کیا۔ اور ۱۱ ستمبر کو ایرشاٹ پر قبضہ کر لیا۔ اس روز بلجیمی سپاہ کی پیشقدمی جاری رہی اور ہمارے توپخانہ خصوصاً جدید بھاری میدانی توپخانے نے دشمن کو بہت نقصان پہنچایا۔ غرض پیچھے جانیوالی جرمن فوج کو بلجیمی سپاہ برابر پریشان کر رہی ہے۔ بلجیمی سپاہ نے ان پر مقامات اوڈیناردہ بہینے اور کورٹرے میں حملہ کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ جمعہ ✦

(خلاصہ خطبہ جمعہ جو مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے ۱۱ ستمبر ۱۳ء کو دیا)

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ج یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○ وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عَاھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا ط اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

یہ جو آیتیں میں نے پڑھی ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وعظ ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کا وعظ ہے۔ اس لئے میں بھی سناتا ہوں۔ شائد اسی سے کوئی ہوشیار ہو جائے۔ اور اپنی غفلت کو چھوڑ دے ✦

پہلا حکم ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ تین حکم دیتا ہے پہلا یہ کہ عدل کرو۔ قرآن شریف اور حدیث کے الفاظ ایسے جامع اور مانع ہوتے ہیں۔ کہ اگر ایک ہی لفظ لیا جائے۔ تو بھی اس میں سے دین کے سارے اُصول نکل آتے ہیں۔ مثلاً عدل ہی ایک ایسا لفظ ہے کہ ساری دین کی باتیں اسی میں ہیں۔ دین کی پہلی بات توحید ہے اسی کو دیکھو یہی العدل میں آجاتی ہے۔ عدل اس کو کہتے ہیں کہ جو کسی کا حق ہو۔ وہی اس کو دیا جائے نہ اس کے قدر کو گھٹایا جائے اور نہ بڑھایا جائے۔ خدا تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ ہم کسی کو اس کے ساتھ برابر نہ کریں۔ کیونکہ وہی ہے جو سب چیزوں کو پیدا کرنیوالا اور پالنے والا ہے۔ پھر اس کے بھیجے ہوئے نبی اولیاء۔ مجددین ہیں۔ انکی قدر ان کے رتبہ کے موافق کرنی ضروری ہے۔ پھر مومن۔ مشرک۔ کافر۔ چارپائے۔ پرندے۔ درندے وغیرہ اور بہت سی مخلوقات ہیں جن کے حقوق انکی حیثیت کے مطابق ادا کرنے چاہئیں۔ ان میں سے ہر ایک چیز کی شان اور قدر الگ ہے۔ اور وہ چاہتی ہے۔ کہ اس کے مطابق اس سے سلوک کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی چاہتی ہے کہ اس کے برابر کسی کو نہ کیا جائے۔ اور اگر کرینگے تو یہ انصاف کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ جو اس طرح کرتے ہیں وہ یا تو کسی ادنےٰ چیز کو بڑھا کر خدا تعالیٰ کے برابر بناتے ہیں جو کہ عدل کے خلاف ہے۔ تو ہر ایک بات میں عدل کا ہونا ضروری ہے۔

مسیح موعود کے متعلق عدل

مثلاً یہی جھگڑا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر کافر ہے یا نہیں۔ اس کا فیصلہ بھی اسی عدل کے ذریعہ ہو سکتا ہے کہ ایک مومن کے ایمان کا انکار کرنے والا یعنی مومن کو کافر کہنے والا تو کافر ہو جائے لیکن کیا وجہ ہے۔ کہ جو نبی کی نبوت کا انکار کرے۔ اسکو کوئی گھاٹا نہ ہو۔ اور وہ ویسے کا ویسا ہی مومن رہے اس کو تو بہت زیادہ نقصان اور گھاٹے میں ہونا چاہیئے کیونکہ نبی کی نبوت کے انکار کرنے کے یہ معنے ہیں کہ وہ اس کو مفتری جانتا ہے۔ اور نبی کی نسبت یہ کہنا کہ وہ نبی نہیں کیا اسکے یہ معنے نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ پر افترا کرتا ہے۔ تو ایسا کہنے والا صرف کافر ہی نہیں بلکہ سب سے بدتر کافر ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ نبی جو سارے مومنوں کا سردار ہوتا ہے اس کو (نعوذ باللہ) کافر بلکہ اکفر کہنے سے کوئی قصور وارد نہ ہو یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ ادنےٰ کے انکار سے تو ایک انسان کافر ہو جائے۔ لیکن اعلےٰ کے انکار سے جوں کا توں ہی رہے۔

تو پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے عدل تمام کی سب چیزوں میں جاری ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک صحابی نے اپنے ایک بیٹے کو گھوڑا دیا۔ اور بات یہ تھی کہ اس کے کچھ بیٹے پہلی بیوی سے تھے اور کچھ پچھلی سے۔ تو اس نے پچھلی بیوی کے لڑکے کو وہ گھوڑا دیا۔ اور اس بیوی نے یہ ہوشیاری کی کہ خاوند کو کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس گھوڑے کے دینے کا گواہ بنا لو۔ وہ حضور کی خدمت میں گیا۔ اور گھوڑے کے دینے کا ذکر کیا۔ تو آپ نے پوچھا۔ کہ دوسرے لڑکوں کو بھی دیا ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ میں ظلم کا گواہ نہیں بنتا تو آپ نے اس عدل کے خلاف بات کو ظلم فرمایا۔ اب تو یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ جب باپ مر جائے تب بیٹوں کا حق ہوتا ہے اور جب تک زندہ رہے اس کا اختیار ہوتا ہے کہ جس کو چاہے۔ سب کچھ دے ڈالے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس طرح کرنے کو ظلم فرمایا ہے مگر انسان کی جو اختیاری بات نہیں ہوتی۔ مثلاً دل کی کشش اور فطرتاً ایک چیز کی طرف زیادہ میلان اور محبت کا ہونا۔ یہ انصاف کے خلاف نہیں ہوتا۔ ہاں محبت میں بعض اختیاری باتیں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک طرف بچہ کہتا ہے کہ مجھ کو سیر کیلئے بازار لے چلو۔ بیوی کہتی ہے کہ میرے پاس بیٹھو۔ اور ادھر اذان ہوتی ہے۔ اب اگر کوئی بیوی یا بیٹے کی بات مانتا ہے اور نماز کو نہیں جاتا۔ تو اس نے عملاً یہ بتا دیا کہ اسکے دل میں خدا تعالیٰ کی نسبت انکی محبت زیادہ ہے۔ اور اگر وہ انکی باتوں پر لات مار کر خدا کے گھر چلا جاتا ہے۔ تو اس نے ثابت کر دیا کہ اُسے خدا سے زیادہ محبت ہے۔ بے شک۔ بیوی اور بچوں کی طرف گرویدگی اختیار میں نہیں ہوتی۔ لیکن اس کشش سے انسان ایسا تو نہ ہو جائے کہ اسکے تعلقات سے خدا کے تعلقات میں فرق آنے لگے ✦

دوسرا حکم اور دوسری بات کا حکم دیتا ہے کہ احسان کرو۔ اسکے دو[۲] معنی ہیں جو کہ قرآن اور حدیث میں آئے ہیں ✦

(۱) وہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احسان کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ کہ تو خدا تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے۔ گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر اس مرتبہ کو نہ پہنچا ہوا ہو تو اس طرح ہو کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسکے یہ معنے ہوئے کہ نہایت خشوع خضوع سے عبادت کرنے کو احسان کہتے ہیں۔ دوسرے معنے احسان کے دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنیکے ہیں۔ یہاں دونوں درست ہیں ✦

تیسرا حکم تیسری بات جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ جو قرابت والے ہیں انکو دیا کرو اب یہ معلوم کرنا ہے کہ قرابت والے کون ہیں ایک شخص آدم کی اولاد سے ہے۔ اس لحاظ سے تو سب انسان ہی اس کے قریبی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قبائل اور رشتے بنائے ہیں۔ پس انکے لحاظ سے جو قریب ہے وہ قرب والا ہے یوں تو سب انسانوں کا ایک دوسرے پر حق ہے۔ لیکن جو باپ کا بیٹے پر ہے وہ کسی اور غیر بیٹے پر نہیں ہو سکتا ہے۔ اور جو بھائی کا جو بھائی پر ہے وہ کسی دوسرے آدمی کا نہیں ہو سکتا ہے۔ اور جو بیوی کا خاوند پر ہے وہ کسی اجنبی عورت کا نہیں ہو سکتا۔ تو خدا تعالےٰ نے ہر ایک کے الگ الگ حقوق رکھے ہیں۔ جو کہ ادا کرنے چاہئیں۔ پھر مذہب کے لحاظ سے

ﷺ یا خدا کی شان کو گھٹا کر ادنےٰ چیز کے برابر کرتے ہیں ✦

حقوق ہیں جنہیں سے احمدی بہت زیادہ قریبی ہیں اس لئے انکے ایک دوسرے پر زیادہ حقوق ہیں۔

پھر ان حکم دیکر انکے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے تین چیزوں سے منع بھی فرمایا ہے ؛

پہلی نہی پہلے اللہ تعالیٰ فحشاء سے منع کرتا ہے اسکے دو معنے ہیں (۱) حد سے بڑھی ہوئی بدی کو کہتے ہیں (۲) ان کاموں پر بولتے ہیں جن کو کرکے انسان کو شرمندہ ہونا پڑے۔ بعض ایسے فعل ہوتے ہیں کہ انکے کرنے سے لوگ شرمندہ نہیں ہوتے جیسے عرب میں قتل کرکے شرمندہ ہونے کی بجائے فخر کرتے ہیں۔ لیکن زنا اور چوری وغیرہ ایسے افعال ہیں کہ ان پر کوئی انسان فخر نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جنگ سے بھاگنا شریعت نے منع کیا ہے تو لڑائی سے بھاگ کر کبھی کوئی فخر نہیں کر سکتا۔ ان دونوں قسم کی بدیوں کو فحشا کہتے ہیں ؛

دوسری نہی دوسری بات جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے منکر ہے۔ منکر اس ناپسندیدہ بات کو کہتے ہیں جس کو شرفاء نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ گناہ ایک ایسی چیز ہے کہ ہر ایک اَن پڑھ آدمی بھی خوب جانتا ہے۔ اور انسان کی فطرت اس کے جاننے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کا یہ نشان فرمایا ہے کہ جو بات دل میں کھٹک جائے۔ اسی کا نام گناہ ہے ؛

تیسری نہی بغی ہے جو کہ فساد، سرکشی اور بگاڑ کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تین باتوں کے ذکر کے کا حکم دیکر فرماتا ہے۔ یعظکم۔ کہ اللہ تم کو یہ وعظ کرتا ہے یہ خدا تعالیٰ کا وعظ ہے۔ اسکی غرض یہ ہے کہ لعلکم تذکرون۔ تاکہ تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور غفلت سے چونک پڑو۔ اور نصیحت حاصل کرو۔

پھر ان سب باتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے جو اللہ سے عہد کئے ہیں۔ انکے پورا کرنے کی کوشش کرو۔ ایسا نہ ہو کہ انکو چھوڑ کر تم نقصان اٹھاؤ۔ اب خصوصاً ان عہدوں کے احمدی لوگ جواب دہ ہیں کیونکہ بہت سے مسلمانوں نے تو اسلام دیکھتے ہیں باپ سے وہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے ہیں اسلئے مسلمان کہلاتے ہیں۔ نہ کوئی اقرار کرنا پڑا ہے اور نہ انہوں نے کوئی معاہدہ کیا ہے۔ لیکن احمدی لوگ باپ دادا کے عہدوں پر نہیں رہے بلکہ خود خدا کے فرستادہ اور اس کے خلفاء کے ہاتھ پر انہوں نے عہد کئے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرینگے۔ تو چونکہ رسول اور اسکے خلفاء خدا کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ جیسا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی تو خدا نے فرمایا کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھ کے اوپر ہے۔ اسی طرح تم نے مرزا غلام احمد صاحب کے ہاتھ پر نہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ کے ہاتھ پر بلکہ خدا کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس لئے تم کو اسکے پورا کرنے کے لئے ہوشیار رہنا چاہیئے ؛

دین اور دنیا میں فرق وہ کام جو نفس کی خواہشات کے لئے کئے جائیں وہ دنیا کہلاتے ہیں۔ اور جو خدا کے لئے ہوں وہ دین۔ مثلاً اگر کوئی آدمی گھر میں آرام سے لیٹ رہے اور اپنے اوقات کو غفلت میں گذار دے تو یہ دین کا کام نہیں بلکہ اپنے نفس کا ہے اسلام کا پھیلانا خلیفہ یا واعظ لوگوں کا ہی کام نہیں بلکہ ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے۔ اس لئے فرصت کے وقت آرام کرنے کی بجائے ایک مشرک کو توحید کا سمجھانا ایک غیر احمدی کو احمدیت کی تعلیم دینا دینی کام ہے۔ ہم احمدیوں کو ہر ایک موقع پر یہ دکھانا ہے کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو! جب کہ تم نے اللہ سے عہد کیا۔ تو اسکو پورا کرو۔ اور اگر عہد کے خلاف کروگے تو پھر خدا وند تعالیٰ کا وعید سن رکھو۔ وہ فرماتا ہے۔ فاعقبھم نفاقاً الی یوم یلقونہ بما اخلفوا اللہ ما وعدوہ۔ خدا نے قیامت تک انکے دلوں میں نفاق ڈال دیا کیونکہ انہوں نے اس عہد کا خلاف کیا تھا۔ جو کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے باندھا تھا ؛

دعا خدا تعالیٰ تمہیں عہدوں کے پورا کرنے کی توفیق دے اور سمجھ دے تاکہ تم اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح انجام دے سکو ؛

احمدیہ بینکنگ فنڈ کی تجویز

"اس عنوان سے ایک مراسلت شائع کیجاتی ہے دیگر احباب کی آراء کے جمع ہو جانے کے بعد ہم اپنی رائے لکھیں گے"

میری اپنی رائے ہے کہ حسب حیثیت تمام احمدی جماعت سے ایک خاص قسم کا چندہ لیا جاوے اور اس چندہ کا نام احمدیہ Banking Fund احمدیہ بینکنگ فنڈ رکھا جاوے اور اسکے کل انتظامات ایک کمیٹی کے سپرد ہوں اور اس رقم کا حساب کتاب تمام مذہبی چندوں سے علیحدہ رکھا جاوے اور یہ رقم ہمیشہ اسی غرض سے احمدیہ بینکنگ فنڈ میں جمع رہے کہ جب کسی احمدی بھائی کو کسی کاروبار میں نقصان واقع ہو گیا ہو یا کسی مو سن بھائی کو دکان کھلوانا ہو تو حسب حیثیت اس کے ادا کردہ چندہ اس کو روپیہ دیا جاوے۔ اور اس بینک ہر ایک چندہ دہندہ کو پاس بک ملا کرے اور کل چندہ دہندگان کا نام ایک Reserve کتاب میں درج رکھا جایا کرے مع نمبر کے اور چندہ اس کا کم از کم شرح ماہوار سے کم نہ لیا جاوے اور اس سے زائد رقم جہاں تک کوئی احمدی بھائی دیسکے اسی کی بہتری ہے اس روپیہ کی آمدنی اصلی میں سے ملازموں کی تنخواہ دیجائے۔ اور جب کوئی احمدی بھائی چاہیں کہ روپیہ اپنا بینک سے نکالیں جو پانچ سال تین سال ۲ سال اور حد سے حد ۱۰ سال نہیں تو انتہائی اس کی حد ۱۰ سال رکھدی جاویگی کہ کوئی شخص ۱۰ سال کے بعد اپنی رقم نکالے یا ۵ سال کے بعد وغیرہ اور اتفاقیہ طور پر کسی سخت ضرورت کے وقت کوئی اور رعایت رکھی جاوے کہ روپیہ ڈبل کر اسکے لیکن چندہ دینے والے کی رقم کی حیثیت کیمطابق ملا کرے زائد رقم نہیں اور روپیہ نکالنے والا ہمیشہ دس روپے احمدیہ بینک میں جمع رکھے تاکہ قطع تعلق نہونے پاوے اور جب یہ بینک ترقی پکڑ جاوے تو اس بینک میں ایک شاخ بھی کام کرنے کیلئے کھولی جاوے۔ مثلاً کسی کو ایک سال کی تجارت میں دس ہزار یا پانچ ہزار کا منافع ہوا تو وہ شخص اس سال میں اکٹھا روپیہ اسی بینک میں نہ جمع کر دیگا تاکہ اسی دوسری شاخ کو روپیہ سے حضرت اقدس کی کل کتب تصنیف شدہ کا ترجمہ مختلف زبانوں میں کرکے ایک ارزاں قیمت پر فروخت کی جایا کریں تاکہ حضرت اقدس کی تمام روحانی تقریریں اور حقانی فلاسفی کے دلائل کی حجت تمام اقوام پر کر دیجاوے۔ جو کوئی غیر مذہب مثلاً ہندو یا عیسائی یا نئے مسلمان ہو جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا